نماز کے دوران نفلی روزے کی نیت کی، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: sar 7933 تاریخ: 15-07-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے نماز کی حالت میں آج کے نفلی روزے کی نیت کر لی، تو کیا یہ روزے کی نیت درست ہو گی؟ جبکہ اس سے پہلے روزے کے منافی کوئی عمل یعنی کھایا، پیا وغیرہ نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نمازِ فجر پڑھتے ہوئے نفلی روزے کی نیت کرنا اگرچہ درست ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ جس عبادت میں مصروف ہو، اسی کی طرف خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ رہے، اس سے ہٹ کر کسی دوسری طرف مشغول نہ ہو۔ شریعت کا اصول ہے کہ دورانِ نماز جس دوسری عبادت کی نیت کی جائے، اگر تو وہ دوسری عبادت ایسی ہو کہ اس کی نیت کے ساتھ کوئی متصل عمل کرنا ضروری نہ ہو، تو ایسی عبادت کی نیت درست ہو جائے گی اور اگر نیت کے ساتھ متصل عمل ضروری ہو، تو نیت درست نہیں ہو گی اور عمل کی صورت میں نماز ہی باطل ہو جائے گی۔

نیت کے ساتھ عمل ضروری نہ ہونے کی امثلہ:

(1-2) نماز کے دوران اعتکاف اور سجدہ تلاوت کی نیت کرنا درست ہے، کیونکہ ان

کی نیت کے ساتھ کوئی عمل کرنا ضروری نہیں ہوتا، فقط دل میں ارادہ کرنے سے ہی نیت ہو جاتی ہے۔

(3) مسافر دورانِ نماز اقامت کی نیت کرلے، تو مقیم ہو جائے گا، بشرطیکہ دیگر شرائط بھی پائی جائیں، کیونکہ اقامت کہتے ہیں ترکِ سفر کو اور ترکِ سفر، ترکِ عمل ہے، لہذا عمل کے ضروری نہ ہونے کی وجہ سے نماز میں نیت درست ہو جائے گی۔

نیت کے ساتھ متصل عمل ضروری ہونے کی امثلہ:

(1) حج یا عمرے کا احرام صحیح ہونے کے لیے نیت کے ساتھ زبان سے تلبیہ کہنا بھی ضروری ہے، لہذا دورانِ نماز فقط دل میں احرام کی نیت کی، تو یہ درست نہیں اور اگر نیت کے ساتھ تلبیہ کہہ دیا، تو نماز باطل ہو جائے گی۔

(2) ایک نماز کے دوران دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کے لیے نیت کے ساتھ تکبیر کہنا ضروری ہے، محض نیت کافی نہیں، لہذا اگر دوسری نماز کی طرف منتقل ہوتے ہوئے نیت کے ساتھ تکبیر بھی کہہ دی تو پہلی نماز باطل ہو جائے گی، کیونکہ یہاں نیت کے ساتھ عمل ضروری ہے۔

لہذا نماز کے دوران روزے کی نیت کے لیے عمل ضروری نہ ہونے کی بنا پر روزے کی نیت کرنا درست ہو گا، البتہ دورانِ نماز دل میں ہی نیت کی ہو، زبان سے نیت کے الفاظ نہ کہے ہوں، وگرنہ نماز ٹوٹ جائے گی۔

نماز کے دوران کسی دوسری عبادت کی نیت کرنے کے بارے میں علامہ ابن نجیم مصری حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "ھل تصح نیة عبادة و ھو فی عبادة اخری؟ قال فی القنیة: نوی فی صلوة مکتوبة او نافلة الصوم، تصح نیته ولا تفسد صلاتة"

ترجمہ: کیا عبادت کی نیت کرنا درست ہے، اس حال میں کہ وہ (نیت کرنے والا) کسی دوسری عبادت میں (مشغول) ہو؟ قنیہ میں فرمایا: کسی نے فرض یا نفل نماز میں روزہ کی نیت کی، تو اس کی نیت درست ہے اور اس کی نماز نہیں ٹوٹے گی۔

(الاشباہ والنظائر، ص38، مطبوعہ کوئٹہ)

مذکورہ عبارت کے تحت **التحقیق الباہر** میں ہے:" و اما الصلوۃ فان کان المنوی فیھا مما تصح فیہ النیۃ بلا حاجۃ الی مقارنۃ عمل من اعمالہ کالصوم تصح تلک النیۃ فلو نوی فی الصلوۃ المغرب مثلاً صوم غد من رمضان ولم تحضرہ النیۃ الی طلوع الفجر صح صومہ بتلک النیۃ۔۔۔وان کان المنوی فیھا مما یقتضی مقارنۃالنیۃ بفعل من افعالہ **کالزکاۃ والحج** فلاتصح نیتہ،واما اذا نوی صلاۃ اخری فیھا فان نوی علی ان یودیھا معھا فلاتصح تلک النیۃوان کانت للانتقال وان کبر للثانیۃ انتقل فی المغایرۃ بطلت الاولی والا فلا وان نوی ان یؤدھا بعدالاولی فیصح ان لم یات بعد تمام الاولی بعمل مناف للصلاۃ کما تقدم"ترجمہ: اور اگر نماز میں کسی ایسی عبادت کی نیت کی کہ جس کی نیت درست ہونے کے لیے اس کے اعمال میں سے کسی عمل کے ساتھ نیت ملے ہونے کی حاجت نہیں ہے، جیسے روزہ تو وہ نیت درست ہے، لہذا اگر مثال کے طور پر مغرب کی نماز میں رمضان کے کل کے روزے کی نیت کی اور طلوع فجر کے وقت نیت حاضر نہیں، تو اس نیت کے ساتھ ہی روزہ درست ہو گیا اور اگر نماز میں کسی ایسی عبادت کی نیت کی جو یہ تقاضا کرتی ہے کہ نیت اس کے افعال میں سے کسی فعل کے ساتھ ملی ہو، جیسے **زکاۃ اور حج** (حج کی نیت کے ساتھ تلبیہ کہنا ضروری) تو اس کی نیت درست نہ ہوئی، جب نماز میں کسی دوسری نماز کی نیت کی، تو اگر یہ نیت

کی کہ وہ اس کے ساتھ ہی اسے ادا کرے گا، تو نیت درست نہ ہوئی اور اگر ایک نماز سے دوسری نماز کی طرف منتقل ہونے کی نیت کی اور دوسری نماز کے لیے تکبیر کہی، تو وہ دوسری نماز میں منتقل ہو گیا اور پہلی باطل ہو گئی اور اگر تکبیر نہ کہی، تو دوسری میں منتقل نہ ہوا اور اگر یہ نیت کی کہ پہلی کے بعد اسے ادا کرے گا، تو یہ نیت درست ہے، جبکہ پہلی نماز مکمل کرنے کے بعد نماز کے منافی کوئی کام نہ کرے، جیسا کہ پہلے گزر گیا۔

(التحقیق الباھر شرح الاشباہ والنظائر، ج1، ص189، مخطوطہ)

نماز کے دوران روزے کی نیت درست ہونے کے بارے میں درمختار میں ہے: ”لو نوی فی صلاتہ الصوم صح “ترجمہ: اگر نمازی نے نماز کے اندر روزے کی نیت کی تو اس کا نیت کرنا صحیح ہے۔

(الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج1، ص441، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت دورانِ نماز اعتکاف کی نیت بھی درست ہونے کے بارے میں ردالمحتار میں ہے: ”(الصوم) ونحوہ الاعتکاف ولکن الاولی عدم الاشتغال بغیر ما ھو فیہ“ ترجمہ: (روزے کی نیت کرنا درست ہے) اور اسی طرح دورانِ نماز اعتکاف کی نیت کرنا بھی درست ہے، لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ جس عبادت میں مصروف ہے (یعنی نماز) اس سے ہٹ کر کسی اور طرف مشغول نہ ہو۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الصلاۃ، ج1، ص441، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

دورانِ نماز سجدہ تلاوت کی نیت درست ہونے کے بارے میں موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: ”من أراد السجود للتلاوة وهو في الصلاة إماما كان أو منفردا أو مأموما نوى السجود بالقلب من غير تلفظ “ترجمہ: جس نے نماز میں سجدہ تلاوت کرنے کا ارادہ کیا

خواہ وہ امام ہو یا منفرد و مقتدی، تو وہ آواز نکالے بغیر فقط دل میں نیت کرے گا۔

(موسوعہ فقھیہ کویتیہ، ج24، ص223، مطبوعہ دار السلاسل، کویت)

دورانِ نماز اقامت کی نیت درست ہونے کے بارے میں فتاوی ہندیہ میں ہے:" ولو نوى المسافر الإقامة في الصلاة في الوقت أتمها "اگر مسافر نے وقت کے اندر ہی نماز کے دوران اقامت کی نیت کی، تو وہ نماز مکمل چار رکعات پڑھے گا۔

(فتاوی ھندیہ، ج01، ص141، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

مبسوط میں ہے:" إذا نوى الإقامة في خلال الصلاة يصح "ترجمہ: جب مسافر نے دورانِ نماز اقامت کی نیت کی تو یہ نیت صحیح ہو جائے گی۔

(مبسوط للسرخسی، ج01، ص239، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اقامت کی نیت درست ہونے کی علت کے متعلق الفروق للکرابیسی میں ہے:" لو نوى الإقامة يبطل حكم السفر، ويصير مقيما والمعنى فيه الإقامة ترك العمل والترك يحصل مع النية من غير عمل "ترجمہ: اگر مسافر نے اقامت کی نیت کی تو سفر کا حکم باطل ہو جائے گا اور وہ مقیم ہو جائے گا اور اس میں راز یہ ہے کہ سفر عمل ہے، تو جب عمل نہیں پایا گیا، تو حکم بھی نہیں لگایا جائے گا اور اقامت ترکِ عمل ہے اور ترک نیت کے ساتھ بغیر عمل کے حاصل ہو جاتا ہے۔

(ملخص از الفروق للکرابیسی، ج01، ص74، مطبوعہ وزارۃ الاوقاف الکویتیہ)

دورانِ نماز دوسری نماز کی نیت کے بارے میں درمختار وردالمحتار میں ہے:" (ولا تبطل بنية القطع ما لم يكبر بنية مغايرة) بأن يكبر ناويا النفل بعد شروع الفرض وعكسه، أو الفائتة بعد الوقتية وعكسه "ترجمہ: قطع کی نیت سے نماز باطل نہیں ہوتی

جب تک دوسری مختلف نیت کے ساتھ تکبیر نہ کہی ہو، یعنی فرض نماز شروع کرنے کے بعد نفل کی نیت سے تکبیر کہی یا اس کے برعکس یا ادا نماز پڑھتے ہوئے قضا کی نیت کی یا اس کے برعکس۔ (درمختارو ردالمحتار، ج 01، ص 441، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

زبان سے نیت کرنے کی صورت میں نماز کے ٹوٹ جانے کے بارے میں حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: "أما لو تلفظ بها انتقض ما صلى "ترجمہ: بہر حال اگر نمازی نے نیت کے الفاظ زبان سے ادا کیے تو جو وہ نماز پڑھ رہا تھا وہ ٹوٹ جائے گی۔

(حاشیۃ الطحطاوی، ج 01، ص 335، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ حموی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "هذا إذا نوى بالقلب وأما لو تلفظ باللسان فسدت "ترجمہ: یہ اس وقت ہے کہ اس نے نیت دل سے کی ہو اور اگر اس نے (نیت کے) الفاظ زبان کے ساتھ ادا کیے، تو نماز ٹوٹ جائے گی۔

(غمز عیون البصائر، ج 1، ص 158، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

موسوعہ فقہیہ کویتیہ میں ہے: "فإن تلفظ بالنية بطلت صلاته "ترجمہ: اور اگر نمازی نے زبان سے نیت کے الفاظ ادا کیے، تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

(موسوعہ فقہیہ کویتیہ، ج 24، ص 223، مطبوعہ دار السلاسل، کویت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

15 ذی قعدہ 1443ھ 15 جولائی 2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے